اے ابنِ آدم
ایمان افروز نصیحتوں پر مشتمل ۵۲ احادیث و آثار کا مجموعہ جس میں مؤمنین کو
یا ابن آدم کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے
مرتب
محمد بشارت علی صدیقی اشرفی
ناشر
اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن
حیدرآباد دکن

اے ابن آدم!

ایمان افروز نصیحتوں پر مشتمل 52 احادیث و آثار کا مجموعہ جس میں مومنین کو

یا ابن آدم!

کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے

مرتب

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

ناشر

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد، دکن

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

سلسلۂ اشاعت بزبان اردو: 36-(1)

- نام کتاب : **اے ابن آدم!**
- مرتب : محمد بشارت علی صدیقی اشرفی۔
- تصحیح : مصلح قوم وملت علامہ مولانا عبدالمبین نعمانی قادری۔
- نظرثانی وتقریظ: حضرت علامہ مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی۔
- باہتمام : محمد بشارت علی صدیقی اشرفی، جدہ-حجاز مقدس۔
- برائے ایصال ثواب: پروفیسر محمد ریاست علی صدیقی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
- بتعاون : محمد نزاہت علی صدیقی، جدہ-حجاز مقدس۔
- ناشر : **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن۔**
- پہلا ایڈیشن : ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء (عرس صدر الافاضل سید نعیم الدین اشرفی مرادآبادی)
- صفحات : 48 ہدیہ :

ملنے کے پتے

- ☆ سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی۔ 09867934085
- ☆ اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد۔ 09502314649
- ☆ مکتبہ انوار مصطفیٰ، مغلپورہ، حیدرآباد۔ 09966352740
- ☆ مکتبہ نورالاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدرآد۔ 09966387400
- ☆ مکتبہ شیخ الاسلام، احمد آباد، گجرات۔ 09624221212
- ☆ عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد۔ 09440068759
- ☆ محدث اعظم مشن، محبوب نگر، تلنگانہ۔ 09848155170
- ☆ مدنی فاؤنڈیشن، ہبلی، کرناٹک۔ 08147678515

انتساب

مشائخ سلسلہ اشرفیہ کی علمی اور روحانی عظمتوں کے نام
جو شریعت وطریقت کے حسین سنگم تھے

❁

غوث العالم
مخدوم سید اشرف جہاں گیر سمنانی

❁

ہم شبیہ غوث اعظم
سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

❁

سلطان الواعظین
سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

❁

اشرف الاصفیا
سید مصطفی اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

❁

محدث اعظم
سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

❁

سرکار کلاں
سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

❁

اشرف الاولیا
سید مجتبی اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود و سلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد ﷺ پر، ان کے اہلِ بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور ائمہ شریعت و طریقت پر۔

"**اے ابن آدم!**" ایمان افروز نصیحتوں پر مشتمل 52 احادیث و آثار کا گلدستہ ہے جس میں مومنین کو **یا ابن آدم!** کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔ میں نے جب اس عنوان کا انتخاب کیا اور احادیث تلاش کرنے لگا تو بہت ہی کم احادیث تک رسائی ہو پائی، یہاں تک کہ مجھے لگنے لگا کہ اربعین بھی مکمل نہیں کر پاؤں گا۔ مگر سرکار دو عالم ﷺ کا کرم ہوا، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور محدثین کا فیضان جاری ہوا اور تلاش جاری رکھنے پر احادیث، آثار، روایات و اقوال کی تعداد 70 سے تجاوز کر گئی۔ الحمد للہ!

یوں تو خیال آیا کہ سارے آثار و اقوال کو شامل کر لیا جائے مگر بخوف طوالت میں نے ایسا کرنے سے گریز کیا ہے۔ تاہم حصول برکت کے لیے میں نے اس مجموعے میں کچھ آثار و روایات صحابہ کو ان کی اہمیت کے پیش نظر شامل کر لیا ہے۔ بہت سے فرمودات انبیا اور اقوال تابعین و صلحائے امت بھی نظر سے گزری تھی جنھیں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

اس مجموعے میں اکثر احادیث کا تعلق حدیث کی اس قسم سے ہے جسے حدیث قدسی کہا جاتا ہے، جس میں رب العالمین اپنے بندوں سے رحمۃ العالمین ﷺ کی زبانی مخاطب ہوا کرتا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ روایات کو مکرر شامل نہ کروں، مگر جہاں معنی و مفہوم اور الفاظ کے اعتبار سے واضح فرق تھا انہیں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اگر کسی بھی پہلو سے کوئی بھی خوبی نظر آئے تو اسے فیضان محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ، میرے مرشد گرامی شیخ الاسلام علامہ مولانا مفتی سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی کا کرم اور میرے مشائخ اجازت کی برکات سمجھا جائے۔

میں بے حد مشکور و ممنون ہوں میرے عزیز دوست جناب محمد عتیق الرحمن انصاری رضوی کا

جنھوں نے کتاب کی کمپوزنگ کی اور مصلح قوم وملت علامہ مولانا عبدالمبین نعمانی قادری مدظلہ العالی کی خدمت میں بمقام مالیگاؤں شہر پیش کی، حضرت نعمانی صاحب قبلہ سفر حرمین کے لیے روانہ ہو رہے تھے مگر اس کے باوجود آپ نے وقت نکال کر کرم فرماتے ہوئے کتاب کے مسودے کی تصحیح فرمائی اور کئی مشوروں سے نوازا۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے محسن- خلیفۂ حضرت شیخ الاسلام، علامہ مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی مدظلہ العالی کو بھول جاؤں جنھوں نے خصوصیت کے ساتھ خندہ روئی اور کشادہ قلبی کے ساتھ اپنا قیمتی وقت دے کر اس کتاب کا پروف پڑھا، جملوں کے باہمی ربط وضبط اور ترجمہ درست کیا اور اپنی تقریظ سے نوازتے ہوئے راقم پر کرم کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ شادکام رکھے، آمین!

الحمدللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کی سعادت ''اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن'' کے حصہ میں آرہی ہے، جو اب تک تقریباً 35 مختلف نایاب اور مفید کُتب ورسائل شائع کر چکی ہے۔

''اشرفیہ اسلامک فاونڈیشن'' نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی کی موجودہ عمر مبارک کی نسبت سے اتنے ہی علمی وتحقیقی رسائل وکتب شائع کرنے کا عزم کر چکی ہے۔ اور الحمدللہ کئی نئے عنوانات پر بہت سی عربی کتب کو اردو میں ترجمہ کروا چکی ہے، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ جن کی رونمائی سے اہل محبت کی نگاہیں شادکام ہوتی رہیں گی- ان شاء اللہ عزوجل!

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت قلیلہ کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین واراکین ''اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن'' کو مزید دینی وعلمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع وفیض بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم!

فقیر غوثِ جیلاں وسمناں - محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس- ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء

تقریظ جلیل

حضرت علامہ

مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی

احادیث وآثار دین کے ستون ہیں۔ ہر زمانے میں حالات وتقاضے کے مطابق ان پر کام ہوا ہے، یہ سلسلہ جاری ہے، ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ "**اے ابن آدم!**" ان احادیث وآثار کا مجموعہ ہے جن میں انسان کو **یا ابن آدم** کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔ یہ مجموعہ ابواب احادیث میں ایک نئے عنوان کے ساتھ بہترین اضافہ ہے۔ اس طرز پر اردو زبان میں شاید یہ پہلا کام ہے۔ میں نے مکمل مجموعہ کو سطراً سطراً مطالعہ کیا ہے۔ اکثر حدیثیں قدسی ہیں۔ انتخاب بہت عمدہ ہے۔ ترجمہ نہایت صاف وستھرا اور سلیس وشگفتہ ہے۔ یہ کام محترم محب گرامی علامہ محمد بشارت علی صدیقی حیدرآبادی حال مقیم جدہ سعودیہ عربیہ نے انجام دیا ہے۔ موصوف صالح فکر اور تعمیری ذہن کے حامل ہیں، نہایت متحرک وفعال ہیں، مذہبی عالمی مسائل پر ان کی گہری نظر ہے، ان مسائل پر خود بھی کام کرتے ہیں اور علما کرام سے کراتے بھی ہیں، ان کے نوک قلم سے وجود پانے والی کتابوں، رسالوں اور ترجمے ومضامین کی تعداد سو سے زائد ہے، اس مجموعہ میں جمع کردہ احادیث وآثار بھی ان کی صالح فکر کی غماز ہیں۔ انھوں نے اُن ہی حدیثوں کا انتخاب کیا ہے جن میں انسان کے لیے پند ونصائح ہے یا کوئی دنیاوی واخروی فائدہ وابستہ ہے۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس مجموعہ کو قبول فرمائے، اسے مقبول انام کرے اور حضرت مرتب زید علمہ وفضلہ کو دارین کی صلاح وفلاح عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم!

عبد الخبیر اشرفی مصباحی

صدر المدرسین۔ دار العلوم اہل سنت منظر اسلام

التفات گنج، امبیڈکر نگر

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لا یخیب راجیہ ولا یردّ داعیہ

والصلوٰۃ والسلام علی سیّدنا محمّد وآلہ وصحبہ الاکرمین۔ امّا بعد:

حدیث:1

اگر تو اپنے دل میں رب کو یاد کرے گا!

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ اللهُ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** إِنْ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِكَ ذَكَرْتُكَ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، أَوْ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ دَنَوْتَ مِنِّي شِبْرًا، دَنَوْتُ مِنْكَ ذِرَاعًا، وَإِنْ دَنَوْتَ مِنِّي ذِرَاعًا، دَنَوْتُ مِنْكَ بَاعًا، وَإِنْ أَتَيْتَنِي تَمْشِي، أَتَيْتُكَ أُهَرْوِلُ۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”**اے ابن آدم!** اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے قرب خاص میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس۔یعنی ملائکہ کی مجلس میں یاد کروں گا۔اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو میری طرف چل کر آئے تو میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔“(۱)

حدیث:2

اللہ تعالیٰ کے لیے اٹھ کھڑا ہو جا!

عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ اللهُ تَعَالَى: **يَا ابْنَ آدَمَ!** قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ، وَامْشِ إِلَيَّ أُهَرْوِلْ إِلَيْكَ۔

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل؛ ح: 12405 ☆ کنز العمال؛ ح: 1177 ☆ جامع ترمذی؛ ح:3603۔

ایک صحابیِ رسول ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اے ابن آدم! میرے لیے اٹھ کھڑا ہو جا! میں تیری طرف چل کر آؤں گا؛ میری طرف چل کر آ، میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔''(۱)

حدیث:3
نماز میں خشوع خضوع کی اہمیت!

إذا قام الرجل في صلاته أقبل الله عليه بوجهه، فإذا التفت قال: یا ابن آدم! إلی من تلتفت؟ إلی من ھو خیر لک مني؟ أقبل إلي، فإذا التفت الثانیة قال مثل ذلک، فإذا التفت الثالثة صرف الله وجهه عنه۔

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے چہرہ مبارک (وجہ؛ یعنی فضل و کرم، رحمت) سے متوجہ ہو جاتا ہے جب وہ ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اے ابن آدم! کس کی طرف توجہ کرتا ہے؟ کیا ایسے کسی کی طرف جو مجھ سے بہتر ہے؟ میری طرف متوجہ ہو جا۔'' لیکن بندہ دوسری دفعہ جب ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں ہی ارشاد فرماتا ہے، لیکن جب تیسری بار بھی وہ ادھر اُدھر التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا چہرہ مبارک (وجہ؛ یعنی فضل و کرم، رحمت) پھیر لیتا ہے۔''(۲)

۱۔ کنز العمال؛ ح:1176، 1138 ☆ مسند امام احمد بن حنبل؛ ح:15925۔

۲۔ مسند البزار؛ ح:2889 ☆ کنز العمال؛ ح:11974، 19979، 19984، 19985 ☆ الترغیب والترہیب؛ ح:789۔

حدیث:4

اللہ تعالیٰ کے ذمے میں آگیا!

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَانْظُرْ **يَا ابْنَ آدَمَ!** لَا يَطْلُبَنَّكَ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ۔

حضرت سیدنا جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں آگیا، پس!

”**اے ابن آدم!** اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ کہیں وہ تجھ سے اپنے کسی ذمے کا سوال نہ کر لے۔“(۱)

حدیث:5

اللہ تعالیٰ آخر دن تک کفایت کرے گا!

قال اللہ تعالیٰ: **يَا ابْنَ آدَمَ،** صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ۔

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”**اے ابن آدم!** میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لے، میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔“(۲)

حدیث:6

اللہ تعالیٰ کفایت کرے گا!

قال اللہ تعالیٰ: **یا ابن آدم!** اذکرنی بعد الفجر و بعد العصر ساعة أكفك ما بينهما۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ

۱۔ صحیح ابن حبان: ح:1743 ☆ کنز العمال: ح:19319 ☆ مسند امام احمد بن حنبل: ح:18814۔

۲۔ صحیح ابن حبان: ح:2533 ☆ کنز العمال: ح:21499 ☆ مسند احمد: ح:17390 ☆ جامع ترمذی: ح:475۔

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم!** فجر وعصر کے بعد چند گھڑی مجھے یاد کرلیا کر، میں تیری ان کی درمیانی اوقات میں کفایت کروں گا۔'' (۱)

حدیث:7
روزے کا عظیم ثواب!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ، أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ۔

حضرت سیدنا ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''**اے ابن آدم!** ہر نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو نیکیاں یا اس سے دگنی چوگنی ہیں لیکن روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا، جہنم سے بچاؤ کے لیے روزہ ڈھال ہے، روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے اور اگر کوئی شخص تم سے روزے کی حالت میں جہالت کا مظاہرہ کرے تو تم یوں کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔'' (۲)

حدیث:8
جب تک تو عبادت کرتا رہے گا!

قال اللہ تعالی: **يا ابن آدم** !مهما عبدتني ورجوتني ولم تشرک بي شيئا

۱۔ کنز العمال، ح:1795۔

۲۔ مسند امام احمد بن حنبل، ح:9363۔

غفرت لک ما کان منک وإن استقبلتني بملاء السماء والأرض خطایا وذنوبا استقبلتک بملئهن من المغفرة وأغفر لک ولا أبالي۔ (۱)

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم**! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے آس لگائے رکھے گا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گا میں تجھ سے سرزد ہونے والے گناہوں کو معاف کرتا رہوں گا۔ اگرچہ تو آسمان وزمین بھر گناہوں کے ساتھ بھی مجھ سے ملے گا، میں بھی آسمان وزمین بھر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔ اور تیری مغفرت کرتا رہوں گا، مجھے کوئی پرواہ نہیں۔'' (۲)

حدیث: 9

کفران نعمت نہ کیا کرو!

أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: **يَا ابْنَ آدَمَ**! إِنَّكَ إِذَا ذَكَرْتَنِي شَكَرْتَنِي، وَإِذَا نَسِيتَنِي كَفَرْتَنِي۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم**! جب تو نے مجھے یاد کیا تو میرا شکر کیا اور جب، مجھے بھولا تو کفران نعمت کیا۔'' (۳)

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ، وَلَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَقِيتُكَ عَلَى الْأَرْضِ مَغْفِرَةً مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي، وَلَوْ بَلَغَتْ خَطَايَاكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي لَغَفَرْتُ لَكَ۔ (المعجم الکبیر؛ ح:12346)

۲۔ المعجم الکبیر؛ ح:12346 ☆ کنز العمال؛ ح:252۔

۳۔ المعجم الاوسط؛ ح:7265 ☆ کنز العمال؛ ح:1915، 6427۔

حدیث:10

حرام افعال سے دور رہا کرو!

یقول اللّٰہ عز وجل: یا ابن آدم! ان نازعک بصرک ما حرمت علیک فقد اعنتک علیہ بطبقتین فا طبقھما علیہ، و ان نازعک لسانک الی بعض ما حرمت علیک فقد اعنتک علیہ بطبقتین فا طبقھما علیہ، و ان نازعک فرجک فقد اعنتک بطبقتین فاطبقھما علیہ۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:] "**اے ابن آدم!** اگر تیری آنکھ میری حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں سے تیری اعانت و مدد کی ہے، تو ان دونوں پردوں میں اسے (آنکھ) بند کر لے۔ اور اگر تیری زبان میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں (ہونٹوں) سے تیری مدد کی ہے، تو ان دونوں میں اسے (زبان) بند کر لے۔

اگر تیری شرم گاہ میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں (رانوں) کے ذریعے تمہاری مدد کی ہے، تو ان دونوں رانوں میں اسے بند کر لے۔"(۱)

حدیث:11

اللہ تعالی کی مشیت!

یقول اللّٰہ تعالی: یا ابن آدم! بمشیتی کنت انت الذی تشاء لنفسک ما تشاء، وبارادتی کنت انت الذی ترید لنفسک ماترید، و بفضل نعمتی علیک قویت علی معصیتی، و بعصمتی و توفیقی و عونی و عافیتی ادیت الی فرائضی، فانا اولی با حسانک منک، و انت اولی بذنبک منی، فالخیر منی الیک بدا، والشر منی

۱۔ کنز العمال، ح:43407۔

الیک بما جنیت جری، ورضیت منک لنفسی ما رضیت لنفسک منی۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم!** تو اپنی ذات کے لیے جو چاہتا ہے وہ میری مشیت سے ہے، تو اپنی ذات کے لیے جو ارادہ کرتا ہے وہ میرے ارادہ سے ہے، میری نافرمانی پر جو تو نے قدرت پائی ہے وہ تجھ پر میری گوناگوں نعمتوں کی وجہ سے ہے، میرے فرائض کو جو تو نے میرے لیے انجام دیا ہے وہ میری توفیق وحفاظت اور مدد وعافیت کی وجہ سے ہے! تو میں تیرے احسان وبھلائی کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں اور تو اپنے گناہ ونافرمانی کا خود مجھ سے زیادہ سزاوار ہے، بھلائی کا آغاز میری طرف سے ہوا، اور جو جرم تو نے کیا میری طرف سے اسکی برائی تجھے لگی (جاری ہوئی) جس طرح تو اپنی ذات کے اعتبار سے مجھ سے راضی ہوا اسی طرح میں اپنی ذات کے اعتبار سے تجھ سے راضی ہوا۔''(1)

حدیث: 12

اللہ تعالی اور بندے کا تعلق کیسا ہونا چاہیے؟

یقول اللہ عز وجل: **یا ابن آدم!** امرتک فتوانیت و نہیتک فتما دیت، وسترت علیک ففجرت، واعضت عنک فما بالیت، یا من اذا مرض شکا ویکی، واذا عوفی تمرد وعصی، یامن اذا دعاہ العبید عدا ولبی، واذا دعاہ الجلیل اعرض ونای! ان سالتنی اعطیتک، وان دعوتنی اجبتک، وان مرضت شفیتک، وان سلمت رزقتک، وان اقبلت قبلتک، وان تبت غفرت لک، وانا التواب الرحیم۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

1۔ کنز العمال، ح:43615۔

"**اے ابن آدم!** میں نے تجھے حکم دیا تو نے سستی سے کام لیا، میں نے تجھے روکا تو آگے بڑھ گیا، میں نے تجھ پر پردہ ڈال دیا تو نے اسے پھاڑ دیا، میں نے تجھ سے اعراض کیا تو نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ افسوس! جب تو بیمار ہوتا ہے تو شکوہ کرتا ہے اور روتا ہے، اور جب عافیت ملتی ہے تو سرکشی کرتا ہے اور نافرمانی کرتا ہے، جب کوئی ادنی غلام اسے آواز دیتا ہے تو دوڑتا ہے اور لبیک کہتا ہے اور جب کوئی عزت مند بلاتا ہے تو اعراض کرتا ہے اور دور ہوتا ہے۔ اگر تو مجھ سے مانگے گا تو میں تجھے عطا کروں گا اور مجھ سے دعا کرے گا تو قبول کروں گا اور اگر بیمار پڑے گا تو شفا دوں گا، اگر سلامتی مانگے گا تو دوں گا، اگر تو میری طرف متوجہ ہوگا تو میں تجھے قبول کروں گا، اور اگر تو مغفرت طلب کرے گا تو میں تیری مغفرت کروں گا اور میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔"(۱)

حدیث: 13
تین دعاؤں کی ترغیب!

عَنْ مُعَاذِ بن جبل رضی اللہ عنہ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى رَجُلٍ، وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْمُعَافَاةَ، وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، فَقَالَ: **يَا ابْنَ آدَمَ!**، وَهَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ؟، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا رَجَاءَ الْخَيْرِ، قَالَ: فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ، وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ، وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَقَالَ: قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَاسْأَلْ۔(۲)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر

۱۔ کنز العمال؛ ح: 43616۔

۲۔ يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ؟ فَإِنَّ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَوْزٌ مِنَ النَّارِ، وَدُخُولُ الْجَنَّةِ۔

حضرت سیدنا معاذ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**اے ابن آدم!** کیا تو جانتا ہے تمام نعمت کیا ہے؟ تمام نعمت جہنم سے خلاصی اور جنت کا داخلہ ہے۔" (مسند امام احمد بن حنبل؛ ح: 22017، 22056۔ جامع ترمذی؛ ح: 3527۔ کنز العمال؛ ح: 2964)

گذر ہوا جو کہہ رہا تھا: ''اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تو نے تو اللہ تعالیٰ سے مصیبت کا سوال کر لیا ہے، عافیت کا سوال کر!'' اسی طرح آپ ﷺ کا ایک دوسرے شخص کے پاس سے گذر ہوا جو کہہ رہا تھا: ''اے اللہ! میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے ابن آدم! جانتا ہے کمال نعمت کیا شئی ہے؟''

اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ایک دعا ہے! میں خیر کی امید سے مانگ رہا ہوں!'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''کمال نعمت، جنت کا دخول اور جہنم سے نجات ہے!'' یوں ہی حضور ﷺ کا ایک ایسے شخص کے پاس سے گذر ہوا جو کہہ رہا تھا: ''یا ذوالجلال والاکرام!'' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری دعا قبول ہوگئی، سوال کرو!''(۱)

حدیث: 14

اللہ تعالیٰ اور بندے کے مابین تین اہم امور!

عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** ثَلَاثٌ: وَاحِدَةٌ لِي، وَوَاحِدَةٌ لَكَ، وَوَاحِدَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، أَمَّا الَّتِي لِي: تَعْبُدُنِي، لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ: فَمَا عَمِلْتَ مِنْ عَمَلٍ جَزَيْتُكَ بِهِ، فَإِنْ أَغْفِرْ فَأَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ: فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَالْمَسْأَلَةُ وَعَلَيَّ الْإِسْتِجَابَةُ وَالْإِعْطَاءُ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''**اے ابن آدم!** تین چیزیں ہیں، ایک میرے لیے، ایک تیرے لیے اور ایک ہم دونوں کے درمیان مشترک ہے!

میرے لیے یہ ہے کہ تم میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو! اور

ا: مصنف ابن ابی شیبہ: ح:29356 ☆ کنز العمال: ح:4935۔

تیرے لیے یہ ہے کہ میں تمہیں تمہارے ہر عمل کا بدلہ دوں اور اگر میں بخش دوں تو میں بخشنے والا مہربان ہوں! اور جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تمہارے ذمے دعا اور سوال کرنا ہے اور عطا کرنا میرا کام ہے۔" (۱)

حدیث:15

اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے!

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: **يَا ابْنَ آدَمَ!** إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي، **يَا ابْنَ آدَمَ!** لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، وَلَا أُبَالِي، **يَا ابْنَ آدَمَ!** إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔

حضرت سیدنا انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"**اے ابن آدم!** نہ تو نے مجھے پکارا اور نہ مجھ سے امید رکھی، میں نے تیرے گناہ بخش دیے، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ میرے سامنے لائے اور مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تجھے زمین بھر کر مغفرت عطا کروں گا۔" (۲)

۱۔ المعجم الکبیر؛ ح:6137 ☆ کنز العمال؛ ح:43405، 3163، 3149-

۲۔ جامع ترمذی؛ ح:3540 ☆ کنز العمال؛ ح:5902، 10216، 10436-

حدیث:16

دنیاسے کیاکروگے؟

یَاابْنَ آدَمَ ماتصنع بالدنیا؟ حلالھا حساب، وحرامھا عذاب۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''**اے ابن آدم!** تو ایسی دنیا کا کیا کریگا جس کے حلال کا حساب دینا پڑے گا اور حرام کی سزا بھگتنا پڑے گی۔''(۱)

حدیث:17

صبرکی فضیلت!

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ اللهُ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتَيْكَ فَصَبَرْتَ، وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ۔

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم!** میں جب تیری دونوں آنکھیں لے لوں اور تو صبر کرے اور پہلے صدمے کے وقت ثواب کی امید رکھے تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔''(۲)

۱۔ کنز العمال: ح:6328۔

۲۔ مسند امام احمد بن حنبل: ح:22228 ☆ کنز العمال: ح:6535۔

حدیث:18

چند لقمے کافی ہیں!

عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، حَسْبُكَ **يَا ابْنَ آدَمَ!** لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَكَ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ نَفَسٌ۔

حضرت سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، پھر اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ابن آدم نے پیٹ سے بڑھ کر کسی برے برتن کو نہیں بھرا!

”**اے ابن آدم!** تیرے لیے وہ چند لقمے جن سے تو اپنی کمر سیدھی کرے کافی ہیں، اور اگر (اس سے زائد) ضروری ہو تو ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لیے ہے۔“(۱)

حدیث:19

کم پر راضی ہو جاؤ!

يَا ابْنَ آدَمَ! ارض من الدنيا بالقوت، فإن القوت لمن يموت كثير۔

حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”**اے ابن آدم!** دنیا میں گزر بسر کی روزی پر راضی ہو جا، کیوں کہ اتنی روزی جس سے موت واقع نہ ہو وہ بہت زیادہ ہے۔“(۲)

۱۔ صحیح ابن حبان؛ ح:5236☆ کنز العمال؛ ح:7137۔

۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء☆ کنز العمال؛ ح:7148۔

حدیث:20

راہ خدا میں خرچ کیا کرو!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ! أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اے ابن آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا!''(۱)

ایک دوسری روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

قال اللہ: يَا ابْنَ آدَمَ! أنفق انفق عليك، فإن يمين الله ملأى سحاء لا يغيضها شيء بالليل والنهار۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اے ابن آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا، بے شک اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے جو ہر وقت خرچ کرتا رہتا ہے، رات اور دن میں کوئی چیز اس میں کمی نہیں کر سکتی!''(۲)

حدیث:21

زائد مال خرچ کر دو!

حَدَّثَنَا شَدَّادٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى۔

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ

۱۔ صحیح بخاری؛ ح:5352 ☆ صحیح مسلم؛ ح:993 ☆ مسند امام احمد؛ ح:7298 ☆ کنز العمال؛ ح:16065۔

۲۔ کنز العمال؛ ح:16126۔

تعالیٰ فرماتا ہے:

"**اے ابن آدم!** اگر تو زائد مال خرچ کر دے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو روک لے تو تیرے لیے شر ہے۔ گذر بسر کے بہ قدر روزی روک رکھنے پر ملامت نہیں اور اس کے ساتھ شروع کر جو تیرے نیچے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"(۱)

حدیث: 22

دو عادتیں اپنے اندر جمع نہ کرنا!

یَا ابْنَ آدَمَ! کنت بخیلا مادمت حیا، فلما حضرتک الوفاة عمدت إلی مالک تبدده فلا تجمع خصلتین: إساءة في الحیاة، وإساءة عند الموت، انظر إلی قرابتک الذین یحرمون، ولا یرثون، فأوص لهم بمعروف۔

حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"**اے ابن آدم!** جب تک تو زندہ ہے بخیل رہے گا، اور جب تمہاری وفات کا وقت ہوگا تو اپنے مال کی طرف ہاتھ بڑھائے گا کہ اسے بکھیرے، اس لیے دو عادتیں (اپنے اندر) جمع نہ کرنا، زندگی میں برا سلوک اور مرتے وقت برائی! اپنے اُن قریبی رشتہ داروں کو دیکھنا جو محروم ہوں گے، اور وارث نہیں بن سکتے تو ان کے لیے نیکی کی وصیت کر کے مرنا۔"(۲)

حدیث: 23

صدقہ کا وقت کہاں رہا؟

عَنْ بِشْرِ بْنِ جَحَّاشٍ الْقُرَشِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، یقول الله: **یَا ابْنَ آدَمَ!** أنی یعجزني وقد خلقتک من مثل هذا، حَتّٰی إِذَا سَوَّیْتُکَ وَعَدَلْتُکَ، مَشَیْتَ بَیْنَ بُرْدَیْنِ وَلِلْأَرْضِ مِنْکَ وَئِیدٌ، فَجَمَعْتَ وَمَنَعْتَ، حَتّٰی إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ، قُلْتَ:

۱۔ صحیح مسلم: ح: 1036 ☆ کنز العمال: ح: 16044، 16164۔

۲۔ مسند الفردوس الدیلمي ☆ کنز العمال: 7416۔

أَتَصَدَّقُ، وَأَنّٰى أَوَانُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت سیدنا بشر بن جحاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"**اے ابن آدم!** کیا تو مجھے عاجز کر دے گا حالاں کہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے۔کون ہے اس (اللہ) کے مثل؟ حتیٰ کہ جب میں نے (پیدا کر کے) تجھے برابر کر دیا اور تجھے ٹھیک ٹھیک کر دیا تو تو دو چادروں کو پہن کر اکڑتا پھرا، زمین کو روندنے لگا۔ پھر تو نے مال جمع کیا اور دینے سے ہاتھ روکا، جب روح نکلنے آ گئی تو کہنے لگا: "میں صدقہ کروں!"، اب یہ صدقہ کا وقت کہاں رہا۔"(۱)

حدیث: 24

فقر مٹا دیا جائے گا! دل کو غنا اور زندگی کو رزق ملے گا!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"**اے ابن آدم!** میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرا فقر مٹا دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دونوں ہاتھ کاموں سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی بھی ختم نہیں کروں گا۔"(۲)

ایک دوسری روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَقُولُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل: ح: 17842، 17844 ☆ مستدرک الحاکم: ح: 3855، 7914 ☆ سنن ابن ماجہ: ح: 2707 ☆ کنز العمال: ح: 15803۔

۲۔ جامع ترمذی: ح: 2466 ☆ مسند احمد: ح: 8696 ☆ مستدرک الحاکم: ح: 3657 ☆ کنز العمال: ح: 43022۔

وَتَعَالٰی: **یَا ابْنَ آدَمَ!** تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ قَلْبَکَ غِنًی وَأَمْلَأْ یَدَیْکَ رِزْقًا، **یَا ابْنَ آدَمَ!** لَا تَبَاعَدْ مِنِّيْ فَأَمْلَأْ قَلْبَکَ فَقْرًا وَأَمْلَأْ یَدَیْکَ شُغْلًا!

حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''تمہارا پاک پروردگار ارشاد فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم!** تو میری عبادت کے لیے فارغ ہوجا، میں تیرے دل کو غناء [مال داری] سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا!''

اور

''**اے ابن آدم!** تو میری عبادت سے دوری اختیار نہ کرو ورنہ میں تیرے دل کو فقر و فاقہ سے بھر دوں گا اور تیرے ہاتھوں کو دنیاوی کاموں میں مصروف کر دوں گا!(۱)

حدیث:25

اللہ تعالی بندے کو نوازتا ہے اور بندے اللہ کو ناراض کرتے ہیں!

قول اللہ تعالی: **یَا ابْنَ آدَمَ!** ماتنصفني، أتحبب إلیک بالنعم وتتمقت إلي بالمعاصي، خیري إلیک منزل وشرک إلي صاعد، ولا یزال ملک کریم یأتیني عنک کل یوم ولیلة بعمل قبیح، **یَا ابْنَ آدَمَ!** لو سمعت وصفک من غیرک وأنت لا تعلم من الموصوف لسارعت إلی مقته۔

حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم!** تو مجھ سے انصاف نہیں کرتا! میں نعمتوں کے ذریعے تجھے محبوب بناتا ہوں، جب کہ تو گناہوں کے ذریعے مجھے ناراض کرتا ہے، میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے اور

۱۔ مستدرک الحاکم: ح:7926 ☆ کنز العمال: ح:43614۔

تیرا شر میری جانب بلند ہوتا ہے! ہر رات دن ایک معزز فرشتہ میرے پاس تیری طرف سے برا عمل لے کر آتا ہے۔

اے ابن آدم! اگر تو اپنے علاوہ کسی سے اپنی تعریف سنے اور تجھے موصوف کا علم نہ ہو تو اس سے جلد ناراض ہو جائے گا۔"(۱)

حدیث: 26

اللہ تعالی سے حیا کرو!

يقول الله عز وجل: يَا ابْنَ آدَمَ! إن الشيب نور من نوري، وإني أستحيي أن أعذب نوري بناري، فاستحي مني-

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"**اے ابن آدم!** سفید بال میرے نور کا حصہ ہے اور مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اپنے (پیدا کردہ) نور (کو) اپنی آگ کے ذریعے عذاب دوں، سو:

"[**اے ابن آدم!**] مجھ سے حیا کر!"(۲)

حدیث: 27

تیرے لیے وبال ہے جو تو نے دولت کمائی ہے!

يَا ابْنَ آدَمَ! لك ما نويت، وعليك ما اكتسبت، ولك ما احتسبت، وأنت مع من أحببت، ومن مات بطريق كان من أهل ذلك الطريق-

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"**اے ابن آدم!** جس کی تو نے نیت کی وہ تجھ کو ملے گا، جو تو نے برا کمایا اس کا وبال تجھ

۱۔ کنز العمال، ح: 43174-

۲۔ کنز العمال، ح: 42681-

پر ہے، جس کی تو نے اچھی امید رکھی اور صبر کیا اس کا اجر تجھ کو ملے گا، جس سے تجھ کو محبت ہے تو اسی کے ساتھ رہے گا (تیرا حشر اسی کے ساتھ ہوگا) اور جن کے طریقہ عمل پر تو مرے گا ان ہی لوگوں میں تمہارا شمار ہوگا۔"(۱)

حدیث:28

میرا مال، میرا مال!

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنْ أَبِیہِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ یَقْرَأُ: أَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ، قَالَ: فَقَالَ: یَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي، وَھَلْ لَکَ- **یَا ابْنَ آدَمَ!** مِنْ مَالِکَ إِلَّا مَا أَکَلْتَ فَأَفْنَیْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَیْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَیْتَ، وَکَانَ قَتَادَۃُ یَقُولُ: کُلُّ صَدَقَۃٍ لَمْ تُقْبَضْ فَلَیْسَ بِشَيْءٍ!

حضرت سیدنا مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرمی سے روایت کرتے ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ:

أَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۞ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

کی تلاوت فرما رہے تھے، چناں چہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: "میرا مال، میرا مال!" پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"**اے ابن آدم!** تیرا مال تو وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا جو پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا وہ جو صدقہ کر کے آخرت کے لیے بھیج دیا!"(۲)

حدیث:29

دو اہم امور!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُولُ: **یَا ابْنَ**

۱۔ کنز العمال، ح:43524۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزہد، ح:7061۔

آدَمَ! اِثْنَتَانِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا، جَعَلْتُ لَكَ نَصِيبًا مِنْ مَالِكَ حِينَ أَخَذْتُ بِكَظْمِكَ، لِأُطَهِّرَكَ بِهٖ وَأُزَكِّيَكَ، وَصَلَاةُ عِبَادِي عَلَيْكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ أَجَلِكَ۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”**اے ابن آدم!** دو چیزیں ایسی ہیں ان میں سے ایک بھی تمہاری نہیں ہے۔[بلکہ میں نے اپنی طرف سے تم کو دیا ہے]، میں نے تمہارے لیے تمہارے مال میں حصہ رکھا ہے، جب میں تمہاری روح قبض کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے تجھے طاہر کروں اور تیرا تزکیہ کروں اور تیری روح نکل جانے کے بعد میرے بندوں کی تجھ پر نماز ہو۔“(۱)

حدیث:30
انسان کی آخری دو نشانیاں!

عن أبي قلابة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یحدث عن اللہ تبارک وتعالی: **یَا ابْنَ آدَمَ!** خصلتان أعطیتکھما لم یکن لک واحدۃ منھما: جعلت لک طائفۃ من مالک عند موتک أرحمک بہ -أو قال: أطھرک بہ، وصلاۃ عبادک علیک بعد موتک۔

حضرت سیدنا ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”**اے ابن آدم!** دو خصلتیں میں نے تمہیں عطا کی ہیں، ان میں سے ایک بھی تیری اپنی نہیں ہے۔ **پہلی یہ کہ:** میں نے تیرے مرتے وقت تیرے مال میں سے تیرے لیے ایک حصہ رکھا ہے جس کے ذریعے میں تجھ پر رحم کروں گا۔“ .... یا فرمایا: ”جس کے ذریعے میں تجھے پاک کروں گا!“

۱۔ سنن ابن ماجہ: ح: 2710 ☆ کنز العمال: ح: 46048۔

دوسری یہ کہ: ”تیرے مرنے کے بعد میرے بندوں کی تجھ پر نماز ہے۔“(۱)

حدیث:31

جہنم کے مقابلہ میں جنت کو اختیار کرو!

يقول الله عز وجل: **يَا ابْنَ آدَمَ!** اختر الجنة على النار، ولاتبطلوا أعمالكم فتقذفوا في النار منكسين خالدين فيها أبدا۔

حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”**اے ابن آدم!** جہنم کے مقابلہ میں جنت کو اختیار کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو ورنہ اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیے جاؤ گے اور اس میں ہمیشہ رہو گے۔“(۲)

حدیث:32

دن اور رات پکار رہے ہیں!

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا يُنَادَى فِيهِ **يَا ابْنَ آدَمَ!** أَنَا خَلْقٌ جَدِيدٌ وَأَنَا فِيمَا تَعْمَلُ عَلَيْكَ غَدًا شَهِيدٌ فَاعْمَلْ فِيَّ خَيْرًا أَشْهَدْ لَكَ بِهِ غَدًا فَإِنِّي لَوْ قَدْ مَضَيْتُ لَمْ تَرَنِي أَبَدًا قَالَ: وَيَقُولُ اللَّيْلُ مِثْلَ ذَلِكَ۔

حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہر دن پکار رہا ہے:

”**اے ابن آدم!** میں ایک نئی چیز ہوں جو کچھ مجھ میں کرے گا میں اس پر گواہ ہوں، سو مجھ میں بھلائی کر، میں تمہارے لیے اس کی گواہی دوں گا، کیوں کہ اگر میں گزر گیا اور تو نے میرا

۱۔ کنز العمال، ح:46118۔

۲۔ کنز العمال، ح:43173۔

خیال نہیں رکھا **اور** یہی بات رات بھی کہتی ہے۔“(۱)

حدیث: 33

قبر روزانہ پکار رہی ہے!

تجهزوا لقبوركم، فإن القبر له في كل يوم سبع مرات يقول: **يَا ابْنَ آدَمَ!** الضعيف! ترحم في حياتك على نفسك قبل أن تلقاني أترحم عليك وتلقى مني السرور۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اپنی قبروں کے لیے تیاری کرو، کیوں کہ قبر روزانہ سات مرتبہ کہتی ہے:

”**اے کمزور ابن آدم!** اپنی زندگی میں اپنے آپ پر رحم کر، اس سے پہلے کہ تو میرے پاس آئے اور میں تجھ پر شفقت کروں اور تجھے میری طرف سے مسرت ملے!“(۲)

حدیث: 34

قبر انسان سے کیا کہتی ہے؟

يقول القبر للميت حين يوضع فيه ويحك **يَا ابْنَ آدَمَ!** ما غرك بي؟ ألم تعلم أني بيت الظلمة وبيت الفتنة وبيت الوحدة وبيت الدود؟ ما غرك بي إذ كنت تمشي فدادا فإن كان مصلحا أجاب عنه مجيب القبر فيقول: أرأيت أن كان يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر! فيقول القبر: إني إذا أعود عليه خضرا، ويعود جسده عليه نورا، وتصعد روحه إلى رب العالمين۔

ابن الحجاج الشامی سے روایت ہے: ”میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے:

۱۔ کنز العمال، ح: 43159، 43161۔

۲۔ کنز العمال، ح: 42144۔

"**اے ابن آدم**! تیرا ناس ہو، میرے متعلق تجھے کس نے دھوکے میں رکھا تھا؟ کیا تجھے پتہ نہیں کہ میں تاریکی، آزمائش، تنہائی اور کیڑوں کا گھر ہوں؟ تجھے کس نے دھوکے میں رکھا؟ جب تو کئی امیدیں لے کر چلا کرتا تھا۔" پس اگر وہ نیک ہوا تو قبر کا جواب دینے والا اس کی جانب سے جواب دے گا: "تیرا کیا خیال ہے، اگر وہ نیکی کا حکم دیتا رہا اور برائی سے منع کرتا رہا ہو؟" تو قبر جواب دے گی: "تب تو میں اس کے لیے تروتازگی میں بدل جاؤں گی اور اس کا جسم منور ہو جائے گا اور اس کی روح رب العالمین کی طرف پرواز کر جائے گی۔"(۱)

حدیث: 35

خوف الٰہی کے ثمرات!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيدَ، فَلَمَّا احْتُضِرَ قَالَ لِأَهْلِهِ: انْظُرُوا إِذَا أَنَا مِتُّ أَنْ يُحْرِقُوهُ حَتَّى يَدَعُوهُ حُمَمًا، ثُمَّ اطْحَنُوهُ، ثُمَّ اذْرُوهُ فِي يَوْمِ رِيحٍ. فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَبْضَةِ اللَّهِ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: **يَا ابْنَ آدَمَ**! مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: أَيْ رَبِّ مِنْ مَخَافَتِكَ. قَالَ: فَغُفِرَ لَهُ بِهَا، وَلَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيدَ۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جس نے توحید کے علاوہ کوئی نیک عمل کبھی نہیں کیا تھا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو بلا کر یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا یہاں تک میں کوئلہ بن جاؤں، پھر اسے خوب باریک پیسنا اور سمندری ہواؤں میں مجھے بکھیر دینا! اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اسی لمحے وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا:

۱۔ مسند ابو یعلی، ح:6870 ☆ المعجم الکبیر، ح:8613 ☆ کنز العمال، ح:42546۔

"**اے ابن آدم**! تجھے اس حرکت پر کس چیز نے ابھارا تھا؟" اس نے عرض کیا: "اے رب! تیرے خوف نے!" اللہ تعالیٰ نے اس بات پر اس کی بخشش فرما دی! حالاں کہ اس نے توحید کے علاوہ کوئی نیک عمل کبھی نہیں کیا تھا!" (۱)

حدیث: 36

کوئی ہمیشہ دیکھ رہا ہے!

حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **يَا ابْنَ آدَمَ!** اعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى، وَعُدَّ نَفْسَكَ مَعَ الْمَوْتَى، وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"**اے ابن آدم**! یہ سوچ کر عمل کیا کر کہ تجھے کوئی دیکھ رہا ہے، اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیا کر اور مظلوم کی بددعاء سے بچا کر۔" (۲)

حدیث: 37

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرو!

يقول الله تعالى لعبده يوم القيامة: **يَا ابْنَ آدَمَ!** ألم أحملك على الخيل والإبل وأزوجك النساء وأجعلك تربع وترأس؟ فيقول: بلى أي رب، فيقول: أين شكر ذلك؟

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندے سے کہے گا:

"**اے ابن آدم**! کیا میں نے تجھے گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار نہیں کیا؟ کیا میں نے عورتوں سے تیری شادی نہیں کی؟ کیا میں نے تجھے ایسا نہ بنایا کہ تو مال کا چوتھائی حصہ لیتا اور سرداری

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل؛ ح: 8027۔

۲۔ مسند امام احمد بن حنبل؛ ح: 8503۔

کرتا ہے؟'' بندہ کہے گا: ''کیوں نہیں میرے پروردگار! بالکل ایسا ہی ہے!'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''(تو پھر) ان کا شکر کہاں ہے؟''(۱)

حدیث:38

تین اہم حقوق انسانی!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ **يَا ابْنَ آدَمَ!** اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ، فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي، **يَا ابْنَ آدَمَ!** اسْتَسْقَيْتُكَ، فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

''**اے ابن آدم!** میں بیمار ہوا، تو میری عیادت کو نہیں آیا!'' بندہ عرض کرے گا: ''اے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا حالاں کہ تو تمام جہانوں کا رب ہے!'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''کیا تجھے یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت بھی نہ کی؟ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اسی کے پاس پاتا؟''

''**اے ابن آدم!** میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا!'' بندہ عرض کرے گا: ''اے رب! میں تجھے کیسے کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے!'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے

۱۔ شعب الایمان - امام بیہقی ☆ کنز العمال: ح:6486 ☆ مسند امام احمد بن حنبل: ح:10378۔

گا: ”کیا تجھے یاد نہیں کے تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا، تو نے اسے کھانا نہیں دیا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس (کھانے) کو آج میرے پاس پاتا!“

”**اے ابن آدم!** میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا!“ بندہ عرض کرے گا: ”اے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالاں کہ تو سارے جہانوں کا رب ہے۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ”میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا، تو نے اسے پانی نہیں پلایا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو آج اس (پانی) کو میرے پاس پاتا!“(۱)

حدیث: 39

قیامت کے دن مقروض کی حاضری!

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَدْعُو اللهُ بِصَاحِبِ الدَّيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يُوقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيَقَالُ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** فِيمَ أَخَذْتَ هٰذَا الدَّيْنَ، وَفِيمَ ضَيَّعْتَ حُقُوقَ النَّاسِ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أَخَذْتُهُ فَلَمْ آكُلْ، وَلَمْ أَشْرَبْ، وَلَمْ أَلْبَسْ، وَلَمْ أُضَيِّعْ، وَلٰكِنْ أَتَى عَلَى يَدَيَّ إِمَّا حَرَقٌ، وَإِمَّا سَرَقٌ، وَإِمَّا وَضِيعَةٌ. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي، أَنَا أَحَقُّ مَنْ قَضٰى عَنْكَ الْيَوْمَ. فَيَدْعُو اللهُ بِشَيْءٍ، فَيَضَعُهُ فِي كِفَّةِ مِيزَانِهِ، فَتَرْجَحُ حَسَنَاتُهُ عَلَى سَيِّئَاتِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ۔

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض (قرض دار) کو بلائے گا اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ پھر رب تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا:

”**اے ابن آدم!** کس طرح تو نے قرض لیے اور کس طرح لوگوں کے حقوق ضائع کر دیے؟“ وہ عرض کرے گا: ”یا رب! تو جانتا ہے، میں نے قرض لیے تو ان کو کھانے پینے اور پہننے میں ضائع نہیں کیا بلکہ کبھی مال جل گیا کبھی چوری ہو گیا اور کبھی گھاٹے کا شکار ہو گیا!“ اللہ تعالیٰ

۱۔ صحیح مسلم، ح: 2569 ☆ کنز العمال، ح: 43277۔

ارشاد فرمائے گا: ''میرے بندے نے سچ کہا! میں زیادہ حق دار ہوں اس بات کا کہ آج تیری طرف سے قرضہ ادا کروں!'' پھر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوائے گا اور اس کو ترازو (میزان) کے پلے میں رکھ دے گا، اس سے اس بندے کی نیکیاں، برائیوں پر وزنی ہو جائیں گی۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا!''(۱)

حدیث: 40

بندہ جب میزان پر حاضر ہوگا!

يؤتى بابن آدم يوم القيامة إلى الميزان كأنه بذج فيقول الله تعالى: يا ابنَ آدَمَ! أنا خير شريك، ما عملت لي فأنا أجزيك به اليوم وما عملت لغيري فاطلب ثوابه ممن عملت له.

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ابن آدم کو میزان کے پاس لایا جائے گا، اس وقت وہ بھیڑ کے بچے کی طرح ہوگا، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

''**اے ابن آدم!** میں سب سے بہتر شریک ہوں، جو عمل تم نے میرے لیے کیا تھا میں آج تجھے اس کا بدلہ دوں گا اور میرے غیر کے لیے جو عمل کیا تھا اس کا ثواب اسی سے طلب کرو جس کے لیے تم نے عمل کیا تھا!''(۲)

حدیث: 41

شہید راہ خدا کی خواہش!

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: يُؤْتَى بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، خَيْرَ مَنْزِلٍ. فَيَقُولُ لَهُ: سَلْ وَتَمَنَّهْ.

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل؛ ح: 1708 ☆ کنز العمال؛ ح: 15514۔

۲۔ ھناد ☆ کنز العمال؛ ح: 7536۔

فَيَقُولُ : مَا أَسْأَلُ وَأَتَمَنَّى إِلا أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ . وَيُؤْتَى بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ : **يَا ابْنَ آدَمَ!** كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ ، شَرَّ مَنْزِلٍ. مَرَّاتٍ ، أَتَفْتَدِي بِطِلَاعِ الأَرْضِ ذَهَبًا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ . فَيَقُولُ: كَذَبْتَ: قَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا ، فَيُرَدُّ إِلَى النَّارِ۔

حضرت سیدنا انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت میں سے قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا:

''**اے ابن آدم!** تو نے اپنی منزل کیسی پائی؟'' وہ جواب دے گا: ''یا رب! بہترین منزل ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ کہے گا: ''مانگ اور خواہش کر!'' وہ جواب دے گا: ''یا رب! کیا مانگوں اور کیا تمنا/خواہش کروں؟ اس کے علاوہ کہ تو مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دے، تو میں تیرے راستے میں دس مرتبہ اور قتال (جہاد) کروں، اس فضیلت کی وجہ سے جو اس شہادت کے بدلے دیکھی (اور ملی ہے)!''

اور اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا:

''**اے ابن آدم!** تو نے اپنا ٹھکانہ کیسے پایا؟'' وہ جواب دے گا: ''یا رب! بدترین ٹھکانہ ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: ''کیا تو اس فدیے میں زمین کی مقدار بھر سونا دے سکتا ہے؟'' وہ کہے گا: ''جی ہاں، یا رب!'' اللہ تعالیٰ پھر کہے گا: ''تو نے جھوٹ بولا، میں نے تجھ سے اس سے کم اور اس سے آسان چیز مانگی تھی مگر تو نے اس پر عمل نہ کیا۔'' پھر اس شخص کو جہنم کی طرف واپس لے جایا جائے گا۔(1)

حدیث:42

قیامت کے چار سوال!

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **يَا ابْنَ آدَمَ! لَا تَزَالُ**

1۔ سنن نسائی: ح:3160 ☆ مسند امام احمد بن حنبل: ح:3443 ☆ کنز العمال: ح:11131، 11135۔

قَدَمُکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْنَ یَدَیِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی تُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ: عَنْ عُمْرِکَ فِیْمَا أَفْنَیْتَهُ وَعَنْ جَسَدِکَ فِیْمَا أَبْلَیْتَهُ وَمَالِکَ مِنْ أَیْنَ اکْتَسَبْتَهُ وَأَیْنَ أَنْفَقْتَهُ۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''**اے ابن آدم!** قیامت کے روز تیرے قدم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس وقت تک نہ اٹھ سکیں گے یہاں تک کہ تجھ سے چار سوال نہ ہو جائیں، اپنی عمر کہاں گنوائی، اپنا جسم کہاں کھپایا، مال کہاں سے کمایا، اور کہاں خرچ کیا؟''(۱)

حدیث: 43

جنتی اور جہنمی سے سوال!

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: یُؤْتٰی بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ یُقَالُ **یَا ابْنَ آدَمَ!** هَلْ رَأَیْتَ خَیْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللهِ یَا رَبِّ. وَیُؤْتٰی بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْیَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهُ **یَا ابْنَ آدَمَ!** هَلْ رَأَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّةٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللهِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَیْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن، اہل جہنم میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملی تھیں، پھر اسے جہنم میں غوطہ دینے کے بعد دریافت کیا جائے گا:

''**اے ابن آدم!** کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا تمہیں کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟

وہ جواب دیگا: ''اللہ کی قسم! اے میرے رب! نہیں!''

پھر اہل جنت میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف کا شکار رہا۔ اسے جنت کا چکر لگوا کر اس سے دریافت کیا جائے گا:

۱۔ حلیۃ الاولیاء۔ ابو نعیم ☆ کنز العمال، ج: 39013۔

"اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی؟ کیا تمہارا کبھی کسی سختی سے واسطہ پڑا؟" وہ جواب دے گا: "اللہ کی قسم! اے میرے رب! نہیں! میں نے کبھی کوئی پریشانی نہیں دیکھی، میرا کبھی کسی سختی سے واسطہ نہیں پڑا۔"(۱)

حدیث: 44

جنت اور جہنم کے درمیان ایک شخص!

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ - قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ. قَالُوا: لاَ. قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ. فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا. فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلاَّ الرُّسُلُ، وَكَلاَمُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِي جَهَنَّمَ كَلاَلِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلاَّ اللَّهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ اللَّهُ الْمَلاَئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلاَّ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً

۱۔ صحیح مسلم: ح: 6959 ☆ مسند امام احمد بن حنبل: ح: 13112 ☆ کنز العمال: ح: 39513۔

الْجَنَّةِ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا. فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لاَ وَعِزَّتِكَ. فَيُعْطِي اللَّهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لاَ أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لاَ وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ. فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا، فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ اللَّهُ وَيْحَكَ **يَا ابْنَ آدَمَ**! مَا أَغْدَرَكَ، أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَضْحَكُ اللَّهُ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ. فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَنَّ كَذَا وَكَذَا. أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لأَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضى الله عنهما ـ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلاَّ قَوْلَهُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، بعض حضرات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ”یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟“

آپ ﷺ نے (جواب کے لیے) پوچھا: ”کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟“ لوگ بولے: ”ہرگز نہیں یا رسول اللہ!“ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ”اور کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے۔“ لوگوں نے کہا: ”نہیں یا رسول اللہ!“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے۔ لوگ قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”جو جسے پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔“ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے

پیچھے ہولیں گے، بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے ساتھ ہولیں گے۔ یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین بھی ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک نئی صورت میں آئے گا اور ان سے کہے گا: ''میں تمہارا رب ہوں۔'' وہ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئے گا اور فرمائے گا: ''میں تمہارا رب ہوں۔'' وہ بھی کہیں گے کہ بیشک تو ہمارا رب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بلائے گا، پل صراط جہنم کے بیچوں بیچ رکھا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز سوائے **انبیاء** کے کوئی بھی بات نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے: ''اے اللہ! مجھے محفوظ رکھنا! اے اللہ! مجھے محفوظ رکھنا!''

اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''ہاں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول وعرض کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو ملائکہ کو حکم دے گا کہ جو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکال لو۔ چنانچہ ان کو وہ باہر نکالیں گے اور بندوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو سجدوں کے آثار کے سوا ان کے جسم کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی۔ جب جہنم سے باہر ہوں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے، اس لیے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ جس سے وہ اس طرح ابھر آئیں گے۔ جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب کے تھمنے کے بعد سبزہ ابھر آتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہوگا۔ اس کا

منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ اس لیے وہ کہے گا: ''اے میرے رب! میرے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ کیونکہ اس کی بدبو مجھ کو مار ڈالتی ہے اور اس کی چمک مجھے جلا دیتی ہے۔'' اللہ تعالیٰ پوچھے گا: ''کیا اگر تیری یہ تمنا پوری کردوں تو تو دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرے گا؟'' بندہ کہے گا: ''نہیں! تیری بزرگی کی قسم!'' اور جیسے جیسے اللہ چاہے گا وہ قول وقرار کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا وہ چپ رہے گا۔ لیکن پھر بول پڑے گا: ''اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دے۔'' اللہ تعالیٰ پوچھے گا: ''کیا تو نے عہد و پیمان نہیں باندھا تھا کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تو نہیں کرے گا۔'' بندہ کہے گا: ''اے میرے رب! مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہیں ہونا ہے۔'' اللہ رب العزت فرمائے گا: ''پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال تو نہیں کرے گا۔'' بندہ کہے گا: ''نہیں! تیری عزت کی قسم! اب دوسرا سوال کوئی تجھ سے نہیں کروں گا۔'' چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی، تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بندہ چپ رہے گا۔ لیکن آخر بول پڑے گا: ''اے اللہ! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''افسوس!

''**اے ابن آدم**! تو ایسا دغا باز کیوں بن گیا؟ کیا (ابھی) تو نے عہد و پیمان نہیں باندھا تھا کہ جو کچھ مجھے دیا گیا، اس سے زیادہ اور کچھ نہ مانگوں گا۔''

بندہ کہے گا: ''اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنا۔'' اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق۔ضحک) مسکرا دے گا اور اسے جنت میں بھی داخلہ کی اجازت عطا فرما دے گا اور پھر فرمائے گا: ''مانگ کیا ہے تیری تمنا۔'' چنانچہ وہ اپنی تمنائیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو، فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود اللہ پاک ہی یاد دہانی کرائے گا۔ اور جب وہ تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو فرمائے گا: ''تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی جائیں گی۔''

حضرت ابو سعید خدری ؓ نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ''یہ اور اس سے دس گنا اور زیادہ تمہیں دی جائیں گی۔'' اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی بات صرف مجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمنائیں اور اتنی ہی اور دی جائیں گی۔'' لیکن حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے آپ کو یہ کہتے سنا تھا کہ یہ اور اس کی دس گنا تمنائیں تجھ کو دی گئیں۔''(۱)

حدیث:45

جنت میں کھیتی کی آرزو!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ. قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ - فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ. فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی بھی مجلس میں حاضر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: ''کیا اپنی موجودہ حالت پر تو راضی نہیں ہے؟'' وہ کہے گا: ''کیوں نہیں! لیکن میرا جی کھیتی کرنے کو چاہتا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر اس نے بیج ڈالا۔ پلک جھپکنے میں وہ اگ بھی آیا۔ پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا۔ اور اس کے دانے پہاڑوں کی طرح ہوئے۔'' اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم!** اسے رکھ لے، تجھے کوئی چیز آسودہ نہیں کر سکتی۔'' یہ سن کر دیہاتی نے

۱۔ صحیح البخاری؛ ح:806 ☆ صحیح مسلم؛ ح:359 ☆ کنز العمال؛ ح:39197۔

کہا کہ قسم خدا کی! وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا۔ کیونکہ یہی لوگ کھیتی کرنے والے ہیں۔ ہم تو کھیتی ہی نہیں کرتے۔ اس بات پر رسول کریم ﷺ کو ہنسی آ گئی۔" (۱)

حدیث: 46

جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص!

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِيَ اللهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ **يَا ابْنَ آدَمَ!** لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا. فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ. وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ **يَا ابْنَ آدَمَ!** أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا. فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا. ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ. فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ **يَا ابْنَ آدَمَ!** أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا. فَيَقُولُ **يَا ابْنَ آدَمَ!** مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ. فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ هَكَذَا ضَحِكَ

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل؛ ح:10642 ☆ کنز العمال؛ ح:39334 ☆ صحیح بخاری؛ ح:2348۔

رَسُولَ اللہِ ﷺ. فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَکُ یَا رَسُولَ اللہِ قَالَ، مِنْ ضِحْکِ رَبِّ الْعَالَمِینَ حِینَ قَالَ أَتَسْتَھْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِینَ فَیَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَھْزِئُ مِنْکَ وَلٰکِنِّي عَلٰی مَا أَشَاءُ قَادِرٌ۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا شخص گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا آئے گا، جہنم کی آگ اس کی طرف لپکے گی جب وہ جہنم سے باہر آجائے گا تو جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا: ''بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھ کو اس سے نجات عطا کی، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا کی ہے جو اولین وآخرین میں سے کسی کو عطا نہیں کی۔'' پھر جنت کا ایک درخت اس کی طرف بڑھا دیا جائے گا، وہ دعا کرے گا: ''اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں اور اس کے پھلوں کا رس پی سکوں!'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

''**اے ابن آدم**! اگر میں نے تمہارا یہ سوال (خواہش) پورا کردیا تو تم مزید کوئی فرمائش کردو گے۔'' وہ عرض کرے گا: ''نہیں! اے میرے رب!'' اور پھر وہ یہ عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ مزید کوئی سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا یہ عذر قبول کرے گا کیوں کہ اس نے وہ کچھ دیکھا ہے جسے دیکھ کر وہ صبر نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب لائے گا جو پہلے درخت سے زیادہ خوب صورت ہوگا، وہ دعا کرے گا: ''اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اسکے پھلوں کا رس پی سکوں اور اس کے سائے سے لطف اندوز ہوسکوں، اس کے علاوہ میں اور کوئی سوال (فرمائش) نہیں کروں گا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

''**اے ابن آدم**! کیا تو نے میرے ساتھ یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تو مزید کوئی تقاضہ نہیں کرے گا؟ اگر میں نے تیری یہ فرمائش پوری کردی تو تو نیا سوال کرے گا۔'' وہ بندہ عرض کرے گا: ''اس کے علاوہ مزید کوئی سوال نہیں کروں گا۔'' اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا کیوں کہ اس شخص نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر صبر نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نزدیک کردے گا وہ اس درخت کے سائے میں بیٹھے گا، اس کے پھلوں کا رس پیے گا۔ پھر جنت کے دروازے کے نزدیک ایک درخت اسے دکھائی دے گا جو پہلے درختوں سے زیادہ خوب صورت ہوگا، وہ بندہ دعا کرے گا: ''اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے میں

بیٹھ سکوں اور اس کے پھلوں کا رس پی سکوں، میں اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا!'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

''**اے ابن آدم**! کیا تو نے میرے ساتھ عہد نہیں کیا تھا کہ مزید کوئی سوال نہیں کرے گا؟'' وہ عرض کرے گا: ''جی ہاں، اے میرے رب! بس اب اس کے علاوہ میں مزید کوئی سوال نہیں کروں گا۔'' اللہ تعالیٰ اس کا یہ عذر قبول کرے گا کیوں کہ اس نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکا، اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا!'' جب وہ اس درخت کے قریب پہنچ جائے گا تو اسے اہل جنت کی آوازیں سنائی دیں گی تو وہ دعا کرے گا: ''اے میرے رب! مجھے اس میں داخل کر دے!'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

''**اے ابن آدم**! تیری آخری حد کیا؟ کیا تو اس بات سے راضی ہو جائے گا کہ تجھے دنیا اور اس کے ہمراہ دنیا جتنی مزید نعمتیں عطا کر دی جائیں؟'' وہ کہے گا: ''اے میرے رب! کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ حالاں کہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے!'' یہ بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرا دیے اور بولے: ''کیا تم یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟'' آپ کے شاگردوں نے پوچھا: ''آپ کیوں مسکرائے ہیں؟'' تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح مسکرا دیے تھے۔'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(یہ بات سن کر) اللہ تعالیٰ بھی (اپنی شان کے مطابق۔ضحک) مسکرا دے گا اور فرمائے گا: ''میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا، میں جو چاہوں کر سکتا ہوں!''(۱)

حدیث: 47

جہنم سے سب سے آخری میں نکالے جانے والے!

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: آخِرُ مَنْ

۱۔ صحیح مسلم: ح: 187 / 310 ☆ مسند امام احمد بن حنبل: ح: 3899 ☆ کنز العمال: ح: 39418۔

يَخرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلَانِ يَقُولُ اللهُ لِأَحَدِهِمَا: **يَا ابْنَ آدَمَ!** مَا أَعْدَدْتَ لِهَذَا الْيَوْمِ؟ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا أَوْ رَجَوْتَنِي؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ. فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ، وَهُوَ أَشَدُّ أَهْلِ النَّارِ حَسْرَةً، وَيَقُولُ لِلْآخَرِ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** مَا أَعْدَدْتَ لِهَذَا الْيَوْمِ؟ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا أَوْ رَجَوْتَنِي؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ. قَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا أَبَدًا، فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَقِرَّنِي تَحْتَ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ، هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى، وَأَغْدَقُ مَاءً، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا؟ أَقِرَّنِي تَحْتَهَا، فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ: "**يَا ابْنَ آدَمَ!** أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيُقِرُّهُ تَحْتَهَا وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ، عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ، وَأَغْدَقُ مَاءً، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَأَقِرَّنِي تَحْتَهَا، فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ: ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيُقِرُّهُ تَحْتَهَا، وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَتَمَالَكُ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: سَلْ وَتَمَنَّ، فَيَسْأَلُ وَيَتَمَنَّى وَيُلَقِّنُهُ اللهُ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ، فَيَسْأَلُ وَيَتَمَنَّى مِقْدَارَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: ابْنَ آدَمَ، لَكَ مَا سَأَلْتَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ﷺ: وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سب سے آخر میں جہنم سے دو آدمی نکلیں گے، اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک شخص سے فرمائے گا:

''**اے ابن آدم!** تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی؟ کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی؟ کیا تجھے مجھ سے امید تھی؟'' وہ عرض کرے گا: ''نہیں یا رب!'' اسے جہنم بھیجنے کا حکم ہوگا۔ جہنمیوں میں اسے سب سے زیادہ حسرت ہوگی اور دوسرے سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''**اے ابن آدم!** تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی؟ کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی؟ کیا تجھے مجھ سے ملنے کی امید تھی؟'' وہ عرض کرے گا: ''یا رب! نہیں، البتہ مجھے تجھ سے ملنے کی امید

تھی۔'' تو اس کے سامنے ایک درخت بلند ہوگا، وہ عرض کرے گا: ''یارب! مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں، اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں اور یہ عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے گا۔

پھر اس کے سامنے دوسرا درخت بلند ہوگا جو پہلے سے زیادہ اچھا اور زیادہ پانی والا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: ''یارب! مجھے اس درخت تلے ٹھہرا دے، اس کے سوا کوئی سوال نہیں کروں گا تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں، اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''**اے ابن آدم**! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی سوال نہیں کروں گا؟'' وہ عرض کرے گا: ''کیوں نہیں یارب! بس یہ دے دے، اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں گا۔'' چناں چہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیچے ٹھہرا دے گا، پھر اس کے سامنے جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت بلند ہوگا جو پہلے دونوں سے اچھا اور زیادہ پانی والا ہوگا، وہ شخص عرض کرے گا: ''یارب! مجھے اس کے نیچے ٹھہرا دے۔'' اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیچے ٹھہرا دے گا اور وہ بندہ عہد کرے گا: ''وہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا۔'' وہاں وہ جنتیوں کی آوازیں سنے گا اور اس سے صبر نہ ہو سکے گا، بندہ عرض کرے گا: ''یارب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔'' اللہ تعالیٰ کہے گا: ''مانگو اور تمنا کرو۔'' چناں چہ وہ دنیا کے تین دن کے برابر مانگے گا اور تمنا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ایسی باتوں کی تلقین کرے گا جن کا اسے علم نہیں ہوگا، پھر وہ مانگے گا اور تمنا کرے گا، جب فارغ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تیرے لیے یہ سب کچھ اور اس جیسا۔'' اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اس جیسا دس گنا اور۔''(۱)

حدیث:48
آخری جنتی کی کیفیت!

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمًا: قَدْ عَلِمْتُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل؛ ح:11667 ☆ کنز العمال؛ ح:39432۔

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، كَانَ يَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُزَحْزِحَهُ عَنِ النَّارِ وَلَا يَسْأَلُ الْجَنَّةَ، وَإِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ وَبَقِيَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ: يَا رَبِّ مَالِي هَهُنَا؟ قَالَ: هَذَا مَا كُنْتَ تَسْأَلُنِي **يَا ابْنَ آدَمَ!** قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَدَتْ لَهُ شَجَرَةٌ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ دَاخِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَا رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، آكُلُ مِنْ ثَمَرَتِهَا، وَأَسْتَظِلُّ فِي ظِلِّهَا، فَيَقُولُ: **يَا ابْنَ آدَمَ!** أَلَمْ تَكُنْ تَسْأَلُنِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ، أَيْنَ مِثْلُكَ؟ فَمَا يَزَالُ يَرَى شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ شَيْءٍ، وَيَسْأَلُ حَتَّى يُقَالُ لَهُ: " اذْهَبْ فَلَكَ مَا سَعَتْ قَدَمَاكَ وَمَا رَأَتْ عَيْنَاكَ، فَيَسْعَى حَتَّى يَكُدَّ أَشَارَ بِيَدِهِ، فَقَالَ: هَذَا وَهَذَا فَقَالَ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ: فَيَرْضَى حَتَّى أَنَّهُ أَعْطَاهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: لَوْ أَذِنَ لِي لَأَدْخَلْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ طَعَامًا وَشَرَابًا وَكِسْوَةً، مِمَّا أَعْطَانِي اللهُ وَلَا يَنْقُصُنِي شَيْئًا-

حضرت سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اس آخری جنتی کا علم دیا گیا جو جنت میں داخل ہوگا، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے سوال کرے گا کہ مجھے جہنم سے بچا اور جنت کا سوال نہیں کرے گا۔ جب سارے جنتی جنت میں اور سارے جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو یہ شخص درمیان میں باقی رہ جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: ”یارب! میرا یہاں کیا ہے؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

”**اے ابن آدم!** یہ وہی چیز ہے جس کا تو مجھ سے سوال کر رہا تھا۔“ وہ عرض کرے گا: ”کیوں نہیں یا رب!“ وہ اسی حالت میں ہوگا کہ اسے ایک درخت نظر آئے گا، جو جنت کے دروازے پر اندرونی جانب ہوگا، وہ عرض کرے گا: ”یارب! مجھے اس کے قریب کردے تاکہ اس کا پھل کھاؤں اور اس کا سایہ حاصل کروں۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

”**اے ابن آدم!** کیا تو نے مجھ سے سوال کیا؟“ وہ بندہ عرض کرے گا: ”یارب! تجھ جیسا کہاں؟“ چنانچہ وہ برابر افضل سے افضل چیزیں دیکھتا اور مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اس سے کہا جائے گا: ”جو جہاں تک تمہارے قدم چل سکیں اور جو تمہاری آنکھیں دیکھیں وہ تمہارا ہے۔“ پھر وہ چیزوں کے نام لے لے کر تھک جائے گا تو ہاتھ سے اشارہ کرے گا، کہے گا: ”یہ! یہ!“ اس سے کہا جائے گا: ”تیرے لیے یہ بھی اور اس کے ساتھ اس جیسا بھی۔“ تو وہ راضی ہو جائے گا اور

سمجھے گا جو کچھ اسے ملا کسی جنتی کو نہیں ملا۔ وہ عرض کرے گا: ''اگر مجھے اجازت مل جائے تو میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت سے جنتیوں کو کھانا، مشروبات اور کپڑے پیش کروں، اس سے تو کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔''(۱)

حدیث:49
رزق مل جائے گا!

عن الشعبي قال: قال علي بن أبي طالب ﷺ: يَا ابْنَ آدَمَ ! لا تعجل هم يومک الذي يأتي على يومک الذي أنت فيه، فإن لم يکن من أجلک يأت فيه رزقک۔ واعلم أنک لا تکتسب من المال فوق قوتک إلا کنت فيه خازنا لغيرک۔ الدينوري۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی بن ابو طالب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''**اے ابن آدم!** اپنے آنے والے دن کا غم اپنے موجود دِن میں جلدی نہ لا، اگر تیری موت نہیں آئی تو تجھے اس دن تیرا رزق مل جائے گا، تجھے پتہ ہونا چاہیے کہ تو اپنے کھانے کی مقدار سے زیادہ جو بھی کمائے گا تو تو اسے دوسرے کے لیے جمع کرنے والا ہے۔''(۲)

حدیث:50
اللہ تعالیٰ کے عذاب کی تاب نہیں لا سکتا ہے کوئی!

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً مروی ہے کہ: **يَا ابْنَ آدَمَ! إنک لا تقوم بعقوبة الله هلا قلت: ربنا آتنا في الدنيا حسنة، وفي الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار۔**

''**اے ابن آدم!** تو اللہ تعالیٰ کی سزا کی تاب نہیں رکھتا۔ تو نے کیوں نہیں کہا:

۱۔ المعجم الکبیر۔ امام طبرانی، ج:143؛18:77 ☆ کنز العمال، ح:39442۔

۲۔ کنز العمال، ح:8742۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔(۱)

حدیث: 51

اللہ تعالی پر توکل کرنا چاہیے!

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إن الله تعالى يقول: **يَا ابْنَ آدَمَ!** أودع من كنزك عندي ولا حرق ولا غرق ولا سرق أوفك أحوج ما تكون إليه۔

"اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"**اے ابن آدم!** اپنا خزانہ میرے پاس رکھوا دے، جو جلے گا اور نہ غرق ہوگا۔ نہ اس کو میرے پاس سے کوئی چوری کر سکے گا۔ جب تجھے اس کی سخت ترین حاجت ہوگی، تجھے دے دیا جائے گا۔"(۲)

حدیث: 52

اللہ تعالی کی نعمتوں کی حفاظت کرو!

إن الله تعالى يقول: **يَا ابْنَ آدَمَ!** قد أنعمت عليك نعما عظاما لا تحصي عددها ولا تطيق شكرها، وإن مما أنعمت عليك أن جعلت لك عينين تنظر بهما وجعلت لهما غطاء، فانظر بعينك إلى ما أحللت لك، فإن رأيت ما حرمت عليك فأطبق عليهما غطاءهما، وجعلت لك لسانا وجعلت له غلافا، فأنطق بما أمرتك

۱۔ کنز العمال: ح: 3285۔

۲۔ شعب الایمان۔ امام بیہقی: ح: 1292 ☆ کنز العمال: ح: 16021۔

وأحللت لک، فإن عرض لک ما حرمت علیک فأغلق علیک لسانک، وجعلت لک فرجا وجعلت لک سترا، فأصب بفرجک ما أحللت لک، فإن عرض لک ما حرمت علیک فأرخ علیک سترک ابن آدم! إنک لا تحمل سخطي ولا تطیق انتقامي-

حضرت سیدنا مکحول دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"**اے ابن آدم!** میں نے تجھ پر بڑی بڑی نعمتوں کا انعام کیا، جنہیں تو شمار بھی نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کا شکر ادا کرنے کی تجھ میں طاقت ہے، من جملہ ان نعمتوں میں سے جو میں نے تجھ پر کی ہیں یہ کہ میں نے تجھے دو آنکھیں عطا کی ہیں جن سے تو دیکھتا ہے اور ان کا پردہ بھی میں نے بنایا ہے۔ اب تو اپنی آنکھ سے حلال چیزوں کو دیکھ، اگر میری حرام کردہ چیزوں پر تیری نظر پڑ جائے تو فوراً ان پر پردہ ڈال دے!؛ یہ کہ میں نے تجھے زبان عطا کی اور اس کو غلاف میں رکھا لہٰذا جن چیزوں کا میں تجھے حکم دوں انہی کو زبان سے بول، اگر تجھے میری حرام کردہ باتوں سے پالا پڑے گا تو فوراً اپنی زبان کو بند رکھ؛ میں نے تجھے شرم گاہ عطا کی ہے اور پھر میں نے اس پر تیرے لیے ستر بنایا ہے، اپنی شرم گاہ کو حلال مقام تک پہنچاؤ، اگر تجھے میری حرام کردہ حدود سے واسطہ پڑے تو اپنی شرم گاہ پر پردہ ڈال دے۔

اے ابن آدم! تو میرے غضب کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور نہ ہی میرے انتقام کو برداشت کرنے کی تجھ میں سکت ہے۔" (۱)

۱۔ تاریخ ابن عساکر☆ کنز العمال، ح:43876-